بیاد مجلس شیخ الحدیث

## شیخ الحدیث مدظلہ کی مجلس میں

# صحبتے با اہل حق

افادات — شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہ

جمع و ترتیب — مولانا عبد القیوم حقانی

۶ رجمادی الثانی ۱۴۰۶ھ

**نسیم رحمت کو دعوت نظارہ** حسب معمول مجلس شیخ الحدیث میں تھا۔ قدیم فضلاء حقانیہ آئے ہوئے تھے بعض جدید فضلاء حقانیہ بھی تشریف فرما تھے، مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ان حضرات کو پہچانتے ہو یہ ہمارے گلشن کے کھلے ہوئے پھول ہیں اور تعلیم و تدریس اور تبلیغ و جہاد کی صورت میں ان کی خوشبو پھیل رہی ہے۔ یہ صاحب بلوچستان کے ہیں اور یہ کابل سے تشریف لائے ہیں اور یہ صاحب قندھار کے محاذ جنگ سے حاضر ہوئے ہیں اور یہ صاحب اس زمانہ کے فاضل ہیں جب دارالعلوم کی ابتداء تھی اور اسباق اس مسجد (مسجد شیخ الحدیث) میں پڑھائے جاتے تھے الحمدللہ الحمدللہ آج ملک میں جگہ جگہ دارالعلوم حقانیہ کا فیض پھیل رہا ہے۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کے چہرہ پر مسرت کی لہریں دوڑ رہی تھیں اور یہ کیوں نہ ہوتا کہ مالی کی محنت کو اللہ نے رائیگاں نہیں ہونے دیا۔ اسکی شبانہ روز محنت رنگ لائی، باغ میں بہار آئی پھول کھلے اور مہکے اور ایسے کہ آج چہار دانگ عالم میں اس کے چرچے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو فضلاء حقانیہ کی محفل میں گھرے ہوئے دیکھ کر ایسے محسوس ہوا جیسے مالی نے موسم بہار میں فرحت و نشاط کی محفل جما رکھی ہو اور پھولوں کا حسین گلدستہ سجا کر نسیم رحمت کو دعوت نظارہ دے رکھی ہو۔ اس اثنا میں مجاہدین افغانستان کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی جس میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء بھی تھے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ان کی طرف متوجہ ہوئے، خیر خیریت دریافت کی، چونکہ یہ جماعت بھی محاذ جنگ سے حاضر ہوئی تھی اس لئے حضرت مدظلہ نے تفصیل سے جنگ کے حالات، فضلاء کی خیریت دشمن کی مورچہ بندی اور مجاہدین کی استقامت و شجاعت کے حالات دریافت فرمائے۔ مجاہدین نے دعا کی درخواست کی تو حد درجہ عجز و انکسار اور الحاح و تضرع سے دعا فرمائی اور جب مجاہدین نے رخصت کی اجازت چاہی تو شیخ الحدیث مدظلہ نے اپنی جیب سے رقم نکال کر مجاہدین میں تقسیم فرمائی۔

**میری بوڑھی اور ضعیف ہڈیوں کو جہاد افغانستان میں لگادو** اسی روز مولانا محمد زمان صاحب فاضل حقانیہ بھی حاضر

خدمت ہوئے جو مولانا دیندار حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ کے رفیق جہاد ہیں انہوں نے عرض کیا حضرت! میں صرف دعا کیلئے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ مولانا جلال الدین حقانی مولانا دیندار حقانی نے روس کارمل مورچوں پر ایک سخت حملہ کر دیا ہے اور مجھے آپ کے پاس دعا کرانے کیلئے بھیج دیا ہے۔ دو روز سے شدید جنگ شروع ہے مجاہدین میں دو ساتھی شہید ہو چکے ہیں یہ مورچے بڑے اہم ہیں اور ان پر روسی فوجوں کا قبضہ ہے۔ جس سے مجاہدین کو بے حد تکلیف پہنچ رہی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ حملے کا سن کر چونک پڑے مزید حالات دریافت فرمائے اور پھر تمام حاضرین سے فرمایا مجاہدین کی فتح یابی اور روس کارمل فوجوں کی تباہی کی دعائیں جاری رکھو۔ حضرت مدظلہ نے فرمایا: بس آپ لوٹ جائیں مولانا جلال الدین حقانی اور مولانا دیندار حقانی سے میرا سلام عرض کر دیں اور کہہ دیں کہ باہمت رہیں اور جب دشمن پر حملہ کریں تو کثرت سے اَللّٰھُمَّ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا کا وظیفہ جاری رکھیں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مولانا محمد زمان سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ آپ محاذ جنگ میں کسی ڈیوٹی پر ہیں۔ تو انہوں نے عرض کیا اب تو جہاد ہے اور گھمسان کی لڑائی ہے جنگ میں مصروف ہوں فرصت کے اوقات میں شعبۂ تبلیغ وارشاد میں کام کرتا ہوں اور مجاہدین کے اس شعبہ کی امارت میرے ذمہ ہے۔ پھر مولانا محمد زمان حقانی کو حضرۃ مدظلہ نے رخصت فرمایا اور اپنی جیب خاص سے جہاد افغانستان کے کمانڈروں مولانا جلال الدین حقانی اور مولانا دیندار حقانی کے لئے انہیں خصوصی رقم عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ تھوڑی حقیر رقم ان کی خدمت میں پیش کر دو اور دیکھو مولانا جلال الدین حقانی سے عرض کر دینا کہ میری بوڑھی اور ٹوٹی ہوئی ہڈیاں اور میرے وجود کا یہ ضعیف لاشہ اگر جہاد افغانستان میں کام آسکے تو ہرگز دریغ نہ کرنا اور میرے لئے حکم صادر فرمانا کہ اپنے وجود کی بوڑھی اور بوسیدہ ہڈیوں پر مشتمل لاشے کو مجاہدین کی صف تک پہنچا سکوں۔

حضرت مدظلہ نے جس انداز سے یہ گفتگو کی حاضرین محو حیرت تھے اور سب کی آنکھ ڈبڈبا گئیں اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت کی اس ہمت اور جذبہ کو دیکھ کر ہمیں اپنی جوانی پر شرمندگی ہوئی۔

**دعا اور تقدیر** اسی روز جب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جہاد افغانستان کے تازہ ترین واقعات اور بعض دردناک حالات سے متاثر تھے اور الحاح وتضرع سے دعائیں کر رہے تھے۔ ایک صاحب نے عرض کیا حضرت! جب تقدیر میں ایک چیز لکھی جا چکی ہے تو دعاؤں کا کیا فائدہ، کیا دعا سے تقدیر بدل سکتی ہے۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تقدیر دو قسم کی ہے۔ تقدیر مُبرم - تقدیر مُعلق - تقدیر مبرم ایک قطعی اور غیر معلق اور غیر مشروط فیصلہ ہے جسے کسی صورت میں نہیں بدلا جا سکتا۔ تقدیر معلق اسباب کے ساتھ وابستہ ہے۔ مثلاً ایک شخص کی تقدیر میں ہے کہ فلاں مرض سے اسکی موت واقع ہو گی بشرطیکہ وہ فلاں قسم کی دوائی استعمال نہ کرے۔ اب اگر اس نے بدرجۂ

اسباب وہ دوائی استعمال کریں تو اس پہ موت کی تقدیر ٹل جاتی ہے۔ اور اگر دوائی نہ استعمال کی تو تقدیر واقع ہو جاتی ہے ان سے اسباب اور شرائط میں ایک دعا بھی ہے جس کے اختیار کرنے سے تقدیر معلق بدل جاتی ہے۔

علم ازلی میں کائنات کے سب امور مبرم ہیں خدا کو معلوم ہے کہ فلاں شخص فلاں دوائی استعمال کر کے موت سے بچ جائے گا، اور فلاں شخص جب یہ دوائی نہیں استعمال کرے گا تو فلاں وقت اسکی موت واقع ہو جائے گی۔ تقدیر معلق کا تعلق بندوں کے ساتھ ہے۔ اور مبرم کا تعلق خالص خدا کے ساتھ ہے۔

**نام کا اثر کام میں ہوتا ہے۔** اس مجلس میں دارالعلوم حقانیہ کے مدرس مولانا عبدالحلیم دیروی نے عرض کیا: حضرت میرا بھتیجا پیدا ہوا ہے۔ خدا نے میرے بھائی کو ۱۲ سال بعد پھر نرینہ اولاد سے نوازا ہے بچے کا نام اگر آپ رکھدیں گے تو یہ ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہوگی شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا: اس کے دوسرے بھائی کا نام کیا ہے، عرض کیا انوارالحق۔ تو فرمایا اس کا نام اظہارالحق رکھ دو کہ نام کا اثر کام میں ہوتا ہے۔ نام مبارک ہوگا۔ تو کام بھی مبارک ہوگا۔ کسی نے عرض کیا، حضرت نام ظہورالحق کیسے رہے گا۔ ارشاد فرمایا یہ تو مولانا کی اپنی مرضی ہے۔ جو نام بھی پسند فرماویں، رکھدیں۔ مگر ظہور (ظاہر ہونا) لازمی ہے اور اظہار (ظاہر کرنا) متعدی ہے۔ دین میں ظہور کی بجائے اظہار محمود ہے۔

**دارالعلوم کوئی دکان نہیں جہاں روٹیاں بیچی جائیں** ۱۱ر جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ذاتی ڈاک لیکر دارالعلوم کے دفتر اہتمام میں حاضر ہوا۔ مولانا گل رحمن ناظم دارالعلوم اور مولانا حافظ محمد ایوب اور بعض مہمان بھی حضرت کے قریب تشریف فرما تھے غالباً کسی بات کا مشورہ ہو رہا تھا۔ کہ اس دوران مولانا گل رحمن ناظم دارالعلوم نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت ایک صاحب کی درخواست کا تذکرہ کیا اور کہا کہ وہ صاحب، دارالعلوم کے مطبخ میں اپنی رقم جمع کرنا چاہتے ہیں تاکہ کلاسوں میں حاضری کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کے مطبخ سے دو وقت کی روٹی لے سکیں۔

شیخ الحدیث مدظلہ نے دریافت فرمایا: کیا وہ صاحب باقاعدہ طور پر دارالعلوم میں داخل ہیں ناظم صاحب نے، عرض کیا انہوں نے عام طلباء کی طرح باقاعدہ داخلہ نہیں کیا ہے۔ تو حضرت مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ اس رعایت کے وہی طالب علم مستحق ہو سکتے ہیں جو باقاعدہ طور پر طالب علم ہیں، دارالعلوم کا مطبخ طلبہ کا مطبخ ہے۔ اور طلبہ ہی کیلئے کھولا گیا ہے۔ یہ کوئی دکان نہیں ہے کہ یہاں روٹیاں بیچی جائیں۔

**تحصیل علم کے زمانہ میں اوراد و وظائف کیطرف کم توجہ کرنی چاہیئے۔** ۱۱ر جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ حسب معمول بعد العصر مسجد شیخ الحدیث میں حاضر ہوا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ طلبۂ علوم دینیہ اور عقیدتمندوں اور محبین و مخلصین کے مجمع میں گھرے ہوتے تھے۔ طلبہ سرعت مطالعہ اور قوت حافظہ کیلئے وظائف لے رہے تھے۔ حضرت مدظلہ نے

ات وظائف ارشاد فرمائے۔ جب طلبہ نے پوچھا کہ حضرت یہ وظائف کس کس وقت اور کتنی کتنی مرتبہ پڑھے
یں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ کو وظائف کیطرف کم اور کتاب و مطالعہ کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے اصل
یفہ تحصیل علم کا اشتیاق اور محنت و مطالعہ اور تکرار سبق ہے۔

اب جو وظائف تمہیں بتائے گئے ہیں۔ اللہ کی ذات پر یقین کرکے روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ یہ کافی ہے۔
طالب علمی کا زمانہ ہے اور طالب علمی کے زمانہ میں طالب علم کے ساتھ اللہ کی خاص مدد شامل رہتی ہے۔ البتہ جب
یل علم سے فارغ ہوجاؤ تو دن میں سات مرتبہ ۱۱ مرتبہ اور اس سے بھی زیادہ پڑھا کریں کہ وظائف کا وقت تحصیل
م کا زمانہ نہیں، بلکہ تحصیل علم سے فراغت کے بعد کا زمانہ ہے۔

**تبلیغی جماعت اور اشاعت دین کا فکر اور ذکر اللہ** طلبہ سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی گفتگو جاری تھی کہ
ا اور صالحین کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی، مہمان غورغشتی، ملتان اور کچا کھوہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں
ے ایک صاحب نے عرض کیا؛ حضرت! ہم تبلیغی جماعت کے اجتماع جو بارہ میں آج سے شروع ہو رہا ہے۔ کیلئے
ب گھر سے روانہ ہو رہے تھے۔ تو یہ ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کی خدمت میں بھی دعا کیلئے حاضری کی سعادت حاصل کریں گے
ا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کی مجلس میں حاضری کی توفیق بخشی۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا: ماشاءاللہ! آپ بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے آپ کو
بت واشاعت دین اور تبلیغ اسلام کیلئے چن لیا ہے۔ یہ تو اہل اسلام کا فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
نتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ کہ تم خیر امت اور
ام امتوں سے بہتر اور افضل امت اس لئے ہو کہ نیکی کا حکم کرتے ہو معروفات پھیلاتے ہو اور منکرات سے روکتے
ے اور الحمدللہ کہ یہ فریضہ آج جماعت تبلیغی بڑے احسن طریقہ سے انجام دے رہی ہے۔ اور آج پوری دنیا میں اس
اعت کے مخلص مبلغ حرکت میں ہیں۔ لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کو اصول دین اور تعلیمات نبوت کی تعلیم دے چکے
ں اور ہزاروں غیر مسلم ان کی مخلصانہ مساعی کی برکت سے قبولیت اسلام سے مشرف ہو چکے ہیں۔

آپ حضرات کے مساعی بھی رنگ لائیں گے۔ آپ جیسے صالحین حضرات کی برکت سے اور مبلغین کی محنت
یہ ذاکرین کی برکت سے باری تعالیٰ قوم وملک سے عذاب ٹالتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت
ی تو آپ نے شکایت کی کہ میری امت نے اللہ کا ذکر اور دین کا فکر چھوڑ دیا ہے۔ یہ ذکر کائنات کی روح ہے اور
سی قوم وملت کی بقا کا ذریعہ ہے جب ایک قوم اللہ کا ذکر چھوڑ دیتی ہے۔ تو اللہ بھی اس پر اپنا فضل اور رحم وکرم چھوڑ
یتے ہیں بلکہ جب مجموعی طور پر یہ ذکر ترک کر دیا جائے گا تو پورے نظام کائنات اور تمام دنیا کا ہارٹ فیل ہو جائیگا۔

اور قیامت بپا ہو جائے گی۔

باہمی اتفاق اور خانگی الفت کیلئے ایک نسخہ اکسیر | اسی مجلس میں ایک صاحب نے عرض کیا: حضرت! گھر میں افتراق اور ناچاکی رہتی ہے۔ زندگی اجیرن اور پریشانی میں گذر رہی ہے۔ اہل خانہ اور کچھ رشتہ دار بے اعتنائی برتتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے فرمایا: یہ ساتھ بازار ہے کسی دکان سے چینی یا کوئی میٹھی چیز لے آئیں، وہ صاحب جب شیرینی لے آئے تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے شیرینی پر سات مرتبہ یہ آیتیں پڑھیں اور شیرینی پر دم فرمایا

(۱) ھو الذی ایدک بنصرہ ــــ الخ

(۲) إن الذين آمنوا وعملوا الصلحت سيجعل لهم الرحمٰن ودا ○

(۳) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ۔

شیرینی اس صاحب کو دم کر کے واپس کر دی تو احقر کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ زوجین میں الفت، خاندان میں اتفاق اور جائز محبت کے لئے یہ آیتیں تریاق اعظم اور نسخۂ اکسیر ہیں۔ یہ آیتیں شیرینی پر دم کر کے خود بھی کھائی جائیں اور متعلقہ افراد کو بھی کھلائیں۔

آیتیں پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا بھی مانگنی چاہئے۔ اللھم الف بین قلوبھم۔ اے اللہ فلاں کو فلاں سے الفت پیدا کر اور ان کی محبت پیدا کر دے۔

روس اور پاکستان | اسی روز حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کو احقر نے روزنامہ نوائے وقت میں ایک سیاسی لیڈر کا وہ انٹرویو سنایا جس میں اس نے کھل کر روس کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی اور افغان مہاجرین کے کیمپوں کو ختم کر دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ انٹرویو سنا تو ارشاد فرمایا: ان باتوں سے جہالت اور قومی تعصب کی متعفن بدبو آتی ہے۔ چونکہ ملک کے باشندے بحمداللہ باشعور ہیں اور سب مسلمانوں کو روس سے اور روسی جارحیت سے نفرت ہے۔ ان لوگوں کو مسلمان معاشرے نے ٹھکرا دیا ہے اور اب تنگ آمد بجنگ آمد کی اضطرابی کیفیت میں مبتلا ہیں اور وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ کی مشرکانہ کیفیتوں کا مصداق ہیں۔ روس کو دعوت دینا آسان ہے۔ مگر روس کیلئے پاکستان کی طرف نظر اٹھانا بھی کارے دارد ہے۔ چھ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ مگر اُسے نہتے افغان مجاہدین سے جان چھڑانے میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی جتنا آگے بڑھتا ہے اتنا ہی ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

ارشاد فرمایا: ایسے بیانات اور بزدلانہ حرکتوں سے ہرگز نہ گھبرائیے جب تک اللہ کی ذات پر بھروسہ ہوگا اور افغان مجاہدین کی طرح شوق شہادت کا جذبہ موجزن رہے گا۔ تو انشاءاللہ روس کو ذلیل ترین شکست ہوگی۔ اور اس کا اسلحہ خود اسے تباہ کر دے گا۔ــــ پھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ دیر تک روس کی تباہی، افغان مجاہدین کی کامیابی اور پاکستان کی بقاء و سلامتی اور استحکام اور نفاذ اسلام کی دعائیں کرتے رہے۔